اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم

مفتی عبدالصمد ساجد
جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا

تذکرہ و مختصر تعارف

''اہلِ بیت'' کا معنی ہے: گھر والے، جیسے کہا جاتا ہے: ''اہلِ مکہ'' مکہ والے، ''اہلِ علم'' علم والے، گھر والوں میں سب سے پہلے بیویاں آتی ہیں، اس لیے اہلِ بیت میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) داخل ہیں، سورۂ احزاب کی آیتِ تطہیر ''إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ'' بھی ازواجِ پیغمبر رضی اللہ عنہن کے حق میں اُتری، جیسا کہ آگے پیچھے کی تمام آیات سے واضح ہے۔ (روح المعانی)

صحابیِ رسول حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

''نساءہ من أهل بيته'' کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے اہلِ بیت ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر، ج:۳،ص:۵۰۲۔ کنز العمال، ج:۱۱،ص:۵۸۶)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وهٰذا نص في دخول أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في أهل البيتؓ هاهنا.'' (تفسیر ابن کثیر)

''یہ آیت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے اہلِ بیت میں داخل ہونے پر نص ہے۔''

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

''چونکہ آگے پیچھے سارا ذکر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا چل رہا ہے، اس لیے وہ تو اہلِ بیتؓ میں براہِ راست داخل ہیں، لیکن الفاظ کے عموم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں اور ان کی اولاد بھی داخل ہیں۔'' (آسان ترجمہ قرآن، تفسیر آیۂ تطہیر)

البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں کو بھی چادر میں لے کر اہلِ بیتؓ کی اس تطہیر و تقدُّس میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شامل فرمایا، چنانچہ درج ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

’’عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ’’إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا‘‘ (الاحزاب:۳۳) (صحیح مسلم)

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہوگئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہرطرح کی) آلودگی دُور کردے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک وصاف کردے۔‘‘

’’عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَـمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ)، (آل عمران:٦١)، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ.‘‘

(صحیح مسلم، جامع ترمذی)

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی، یعنی: ’’آپ فرمادیں: آؤ! ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔‘‘ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔‘‘

اس حدیث کو ’’حدیثِ کساء‘‘ کہا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر (کساء) میں حضرت علی المرتضیٰ کرّمَ اللہ وَجہہ کو بھی لیا اور اہلِ بیت میں داخل فرمایا، کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کے حکم میں ہیں، ان کی پرورش آغوشِ نبوت میں ہوئی، چنانچہ نصاریٰ نجران کے خلاف مباہلہ میں بھی اُن کو لے گئے۔ آیتِ مباہلہ میں ’’أَبْنَاءَنَا‘‘ کے الفاظ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ داخل وشامل ہیں، جیسا کہ معارف القرآن میں حضرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

اہلِ بیت کی تیسری قسم وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اعزازی طور پر اپنے اہلِ بیت میں شامل فرمایا، جیسا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ:

''سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ.'' (مستدرک حاکم) ''سلمان ہمارے اہلِ بیت میں سے ہیں۔''

خلاصہ یہ ہے کہ اہلِ بیت اطہار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں، آپ کی اولاد (تین بیٹے اور چار بیٹیاں) اور اولاد کی اولاد (پانچ نواسے اور تین نواسیاں) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور دیگر وہ شخصیات شامل ہیں، جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بیت کے مفہوم میں داخل فرمایا۔ اہلِ بیت کا لفظ بولتے ہی ہمارا ذہن جو صرف خاندانِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف جاتا ہے، یہ شیعی تأثر معلوم ہوتا ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے، کیونکہ شیعہ شنیعہ کے نزدیک اہلِ بیت صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھرانے کے لوگ ہیں، اسی لیے انہوں نے پنجتن پاک کا نعرہ لگایا، هدانا الله إلى الصراط المستقيم.

محبتِ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، وَاَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ عزوجل وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.''

(جامع ترمذی)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میری محبت کی وجہ سے اہلِ بیتؓ سے محبت کرو۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے، جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی)

''عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.'' (سنن ابی داوٗد)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامۂ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے، جب وہ ہم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔‘‘

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِيْ اَھْلِ بَیْتِہٖ.‘‘ (صحیح بخاری: ۳۷۱۳)

’’اہل بیتؓ کا اکرام و تعظیم کر کے نبی کریم ﷺ کا خیال اور لحاظ رکھو۔‘‘

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’لكل شيء أساس و أساس الإسلام حب أصحاب رسولِ الله صلى الله عليه وسلّم و حبّ أهل بيته.‘‘ (کنز العمال)

’’ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی اَساس و بنیاد نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے محبت کرنا ہے۔‘‘

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک آنکھ اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم دوسری آنکھ ہیں، ایک کو پھوڑ دیں تو بھی اپنا نقصان ہے اور اگر دوسری آنکھ کو پھوڑیں تو بھی اپنا نقصان ہے، نیز اگر کسی خوب صورت نقش نین والے شخص کی بھی ایک آنکھ خراب ہو جائے تو دوسری آنکھ کا حسن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں:

’’راہ کی بات یہ ہے کہ ہم کو دونوں فریق (صحابہ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم) بمنزلہ دو آنکھوں کے ہیں، کس کو پھوڑیں؟ جس کو پھوڑیں اپنا ہی نقصان ہے، بلکہ جیسے کوئی حسین متناسب الاعضاء ہو کہ اس کی آنکھ ناک سب کی سب مناسب اور متناسب ہوں اور پھر اس کی ایک آنکھ بیٹھ جائے تو دوسری آنکھ کی زیب بھی جاتی رہے گی۔‘‘ (ہدیۃ الشیعہ)

نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

❶ - حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آنحضرت ﷺ نے ۲۵ / برس کی عمر میں مکہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ اس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون تھیں جو حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ ان کا نام خدیجہ اور لقب طاہرہ تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔حضور ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل ان کا نکاح پہلے ابو ہالہ بن بناش تمیمی سے ہوا تھا۔ ان کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے نکاح میں آئیں۔ ان کے انتقال کے بعد ۴۰ برس کی عمر میں حرمِ نبوت میں داخل ہوئیں اور ام المؤمنین کا شرف حاصل ہوا۔ آنحضرت ﷺ کو نبوت ملی تو نبوت کی تصدیق کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے کی سعادت انہوں نے ہی حاصل کی۔ حضور ﷺ کے نکاح میں آنے کے بعد ۲۵ ؍ برس تک زندہ رہیں۔ نبوت کے دسویں سال انتقال کیا۔

2 - حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، جو قریش کے ایک قبیلے عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی پہلی شادی سکران بن عمرو سے ہوئی تھی، جن کا انتقال ہوگیا تو ۷ ؍ رمضان (بعض روایات میں شوال) سن ۱۰ نبوی میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں انتقال کیا۔ سخاوت و فیاضی ان کے نمایاں اوصاف تھے۔

3 - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ والدہ کا نام زینب تھا، جن کی کنیت امِ رومان ہے۔ ان کا نام عائشہ، لقب صدیقہ اور کنیت ام عبد اللہ تھی۔ حضور ﷺ نے سن ۱۱ ؍ نبوی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور ۱ ؍ ہجری میں ان کی رخصتی ہوئی۔ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نو برس گزارے۔ حضور ﷺ کے وصال کے ۴۸ سال بعد ۶۷ برس کی عمر رمضان المبارک ۵۸ ھ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علمی حیثیت سے عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور صاحبِ علم ہونے کی بنا پر چند صحابہ کرامؓ پر بھی فوقیت حاصل تھی۔ فتویٰ دیتی تھیں اور بے شمار احادیث ان سے مروی ہیں۔

4 - حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

خلیفۂ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ والدہ کا نام زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا تھا۔ غزوۂ بدر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خنیس رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آنحضرت ﷺ سے نکاح ہوا۔ ۴۵ ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

5- حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

اُم المساکین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے والد کا نام خزیمہ تھا۔ اُم المساکین کنیت تھی، فقراء اور مساکین کے ساتھ فیاضی کرتی تھیں، اس لیے اس کنیت سے مشہور ہوگئیں۔ پہلے شوہر حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا، لیکن صرف دو تین ماہ کے بعد ہی تیس (۳۰) سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

6- حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا

ان کا نام ہند اور کنیت ام سلمہ تھی۔ پہلے ابوسلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا تھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں دونوں اسلام لائے تھے۔ حبشہ اور مدینہ ہجرت بھی کی تھی۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں زخمی ہوئے اور شہید ہوگئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ علمی اعتبار سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کا نمبر آتا تھا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ سن ۶۳ھ (واقعۂ حرہ کے سال) ۸۴ ربرس کی عمر میں انتقال ہوا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

7- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

نام زینب اور کنیت ام الحکم تھی۔ والد کا نام جحش بن رباب اور والدہ کا نام اُمیمہ بنت عبد المطلب تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ اس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں۔ آپ کی دو بیوہ بھابیاں بھی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں تھیں۔ (ام حبیبہ جو عبید اللہ بن جحش کی بیوہ تھیں اور زینب بنت خزیمہ جو عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی بیوہ تھیں)۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، دونوں کے تعلقات خوشگوار نہ رہ سکے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک قرآن مجید میں نام کے ساتھ آیا ہے اور آپ واحد صحابی رسول ہیں جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ ان کا انتقال ۲۰ھ ۵۳ رسال کی عمر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ہوا۔

8- حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

بنی مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسافع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بن صفوان (ذی شفر) سے ہوا تھا، جوان کے قبیلے سے تھا، لیکن غزوۂ مریسع میں قتل ہوگیا تو مسلمانوں کے ہاتھ آنے والے لونڈی وغلاموں میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور مالِ غنیمت کی تقسیم میں ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقم دے کر آزاد کرایا اور ان سے نکاح کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے بعد بنی مصطلق قبیلہ کے دیگر لونڈی غلام بھی آزاد کردیئے گئے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۵ ؍سال کی عمر میں ربیع الاول ۵۰ ھ میں ہوا۔

❾ - حضرت امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

ان کا اصل نام رملہ تھا۔ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی ہمشیرہ تھیں۔ والدہ صفیہ بنت العاص تھیں، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا اور مسلمان ہوئیں، حبشہ ہجرت بھی کی۔ عبیداللہ نے اسلام چھوڑ کر مسیحیت اختیار کرلی تو آپؓ نے اُس سے علیحدگی اختیار کرلی، پھر عبیداللہ کا انتقال بھی وہیں حبشہ میں ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس عمرو بن امیہ کو نکاح کے پیغام کے لیے بھیجا، نجاشی نے خود نکاح پڑھایا اور امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ آگئیں۔ سن ۴۴ ھ میں تہتر برس کی عمر میں اپنے بھائی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔

❿ - حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا

ان کا اصل نام زینب تھا، جو غزوۂ خیبر کے قیدیوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئی تھیں جو قبیلہ بنونضیر کے سردار حی بن اخطب کی بیٹی تھیں، ان کی ماں بھی رئیسِ قریظہ کی بیٹی تھیں۔ ان کی پہلی شادی مشکم القرظی سے ہوئی، اس سے طلاق کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جنگ میں گرفتار ہوکر آئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کرکے نکاح کیا۔ رمضان المبارک ۵۰ ھ میں ۶۰ ؍سال کی عمر میں انتقال کیا۔

⓫ - حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

ان کے والد کا نام حارث بن حزن تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح سے قبل مسعود بن عمیر ثقفی سے نکاح ہوا، ان سے علیحدگی کے بعد ابورہم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں آئیں، جن کی ۷ ھ میں وفات ہوئی اور ۷ ھ میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ عمرہ کے دوران مقامِ سرِف پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا اور سفرِ عمرہ سے واپسی پر یہیں مقامِ سرِف پر رُخصتی اور عروسی ہوئی، اور عجیب اتفاق کہ یہیں مقامِ سرِف میں سن ۵۱ ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں

❶ - سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

یہ نبی کریم ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں، بعثتِ نبوی سے دس سال قبل پیدا ہوئیں، ان کا نکاح اپنے خالہ زاد حضرت ابوالعاص لقیط بن ربیع رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

۸ رہجری میں اکتیس سال کی عمر میں وفات پائی، آنحضرت ﷺ نے خود نمازِ جنازہ پڑھائی، خود قبر مبارک میں اُترے اور اپنی لختِ جگر کو حزن وملال کے ساتھ قبر میں اُتارا۔ (طبقات ابن سعد)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک بیٹی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

❷ - سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

یہ نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی ہیں، ان کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ سن ۲ ھ میں جب غزوۂ بدر ہوا، انہی دنوں میں وفات پائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہی کی دیکھ بھال کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوسکے تھے، نبی کریم ﷺ نے اعزازاً اُن کو بدریین میں شامل فرمایا اور غنائم سے حصہ بھی دیا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا ہوا، جس کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا۔

❸ - سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سن ۳ ھ میں ان کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ چھ برس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہیں، سن ۹ ھ میں رحلت فرمائی، آنحضرت ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا، آنحضرت ﷺ نے خود نمازِ جنازہ پڑھائی، تدفین کے بعد قبر پر بیٹھے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

❹ - سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی، لاڈلی اور چہیتی صاحبزادی ہیں، نام فاطمہ اور لقب زہراء ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔'' اور فرمایا کہ: ''فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔'' (صحیح بخاری)

ان کا نکاح پندرہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ذی الحجہ سن ۲ ھ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳ر رمضان المبارک سن ۱۱ ھ میں وفات پائی۔ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑھائی اور بعض روایات کے مطابق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پانچ بچے ہوئے، تین بیٹے: حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن رضی اللہ عنہم۔ دو بیٹیاں: سیدہ زینب اور سیدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہما۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے:

❶ - حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ان کو طیب اور طاہر بھی کہتے ہیں۔ بچپن میں انتقال کر گئے۔

❷ - حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

انہی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ بچپن میں وفات پاگئے۔

❸ - حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھی، صرف حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۸ھ میں ہوئی، مدینہ منورہ کے قریب مقامِ عالیہ کے اندر حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے، اس لیے مقامِ عالیہ کا دوسرا نام مشربۂ ابراہیم بھی ہے۔ ان کی ولادت کی خبر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ نے مقامِ عالیہ سے مدینہ آکر بارگاہِ اقدس میں سنائی۔ یہ خوش خبری سن کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام کے طور پر حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عطا فرمایا، ان کے سر کے بال کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی اور ان کے بالوں کو دفن کرادیا اور ابراہیم نام رکھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''میں نے اپنے اہل وعیال پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کسی کو شفیق نہیں پایا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ عوالیِ مدینہ میں دودھ پیتے بچے تھے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں ملنے جایا کرتے تھے، ہم بھی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہوتے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب اس گھر میں داخل ہوتے تو وہ دھوئیں سے بھرا ہوتا تھا، (کیونکہ خاتونِ خانہ کا شوہر لوہار تھا) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں پکڑ کر پیار کرتے اور کچھ دیر بعد واپس آجاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں میں سب سے زیادہ عمر انہوں نے پائی، تقریباً ڈیڑھ پونے دو سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی، اور جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دفن فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے ان کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا۔ (اسد الغابہ، ج:۱،ص:۴۹)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریم ﷺ کے پانچ نواسے

۱- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں، سن ۳ھ میں پیدا ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا، ساتویں دن ان کا عقیقہ کیا، ان کے بال مونڈوائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔ صحابیِ رسول، آنحضرت ﷺ کے لاڈلے نواسے، جنتی جوانوں کے سردار، گلشنِ نبوت کے گلِ سرسبد اور نبی کریم ﷺ کے مشابہ تھے۔ (اسد الغابہ)

سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی گود جب سبطِ رسول خوشبوئے نبوت سے مہکی تو آنحضرت رسولِ خدا ﷺ بنفسِ نفیس تشریف لائے، نومولود کو اپنے دستِ مبارک میں اُٹھایا، گھٹی دی، لعابِ دہن منہ میں ڈالا اور خوب صورت نام ''حسن'' رکھا۔ نیز رسول اکرم ﷺ نے آپ کے کان میں اذان دی اور ساتویں روز عقیقہ کیا۔ (الاستیعاب، اسد الغابہ)

آپ کا اسم سامی حسن، کنیت ابو عبداللہ اور ''سید شباب أهل الجنة'' (اہلِ جنت کے سردار) اور ''ريحانة النبي'' (نبی کریم ﷺ کے خوشبودار پھول/خوشبوئے نبوت) لسانِ نبوت سے ملے ہوئے القاب ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ''خامس أهل الكساء'' ہیں، یعنی ان پانچ مبارک شخصیات میں سے ہیں، آیتِ تطہیر اُترنے کے بعد جن کو رسول اللہ ﷺ نے آیتِ تطہیر کے مصداق میں داخل اور شامل فرمایا۔ (اسد الغابہ، ج:۱، ص:۴۹۶)

''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک بار سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کھیلتے ہوئے دیکھا تو پیار سے اُن کو کندھوں پر اُٹھالیا اور فرمایا کہ: حسن نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں، علی (رضی اللہ عنہ) کے مشابہ نہیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر اور سن کر ہنس رہے تھے۔'' (صحیح البخاری، رقم: ۳۵۴۲، ۳۷۵۰)

رمضان المبارک سن ۴۰ھ میں خلیفۂ راشد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، تقریباً چھ ماہ بعد کاتبِ وحی سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرلی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی، اپنے ساتھیوں کو بھی حکم ارشاد فرمایا کہ سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں، یوں آپ کی بدولت اُمت کے دو منتشر گروہ جمع ہوگئے، اسلامی اتحاد کی ایک مضبوط شکل قائم ہوئی، اُمت کا بکھرا شیرازہ مجتمع ہوگیا، تمام امت ایک امیر اور امام عادل سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے امر کے تحت جمع ہوگئی اور اس سال کو ''عام الجماعة'' (اتحاد و اتفاق کا سال) قرار دیا گیا۔ صلح کے بعد سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سواری پر بیٹھ کر کوفہ میں داخل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ، سیر اعلام النبلاء)

یہ دراصل نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوئی جو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی:

’’إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.‘‘ (صحیح البخاری، رقم: ۲۷۰۴، ۳۷۴۶، ۳۷۴۶)

’’میرا یہ سردار بیٹا مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔‘‘

مشہور قول کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ربیع الاول ۴۹ھ میں ۴۶ سال کی عمر میں ہوا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں: حسن (حسن مثنیٰ)، زید، عمر، قاسم، عبداللہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن، حسین، طلحہ۔ پانچ بیٹیوں کے نام: فاطمہ، رقیہ، اُم سلمہ، ام عبداللہ، ام الخیر ہیں۔ رحمہم اللہ اجمعین

عمرؒ، قاسمؒ اور عبداللہؒ میدانِ کربلا میں شہید ہوئے۔

❷ - حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور خلیفۂ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں، آپ صحابیِ رسول، نواسۂ رسول، باغِ نبوت کے مہکتے پھول، جنتی جوانوں کے سردار اور شہید کربلا ہیں، شکل وصورت میں اپنے والد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے اور بدن مبارک حضرت رسولِ خدا ﷺ کے بدن کے مشابہ تھا۔ (جامع الترمذی، رقم: ۳۷۷۹، البدایۃ والنہایۃ، اسد الغابۃ)

آپ کا اسم سامی حسین، کنیت ابوعبداللہ اور ’’سيد شباب أهل الجنة‘‘ (اہلِ جنت کے سردار) اور ’’ريحانة النبي‘‘ (نبی کریم ﷺ کے خوشبودار پھول/خوشبوئے نبوت) لسانِ نبوت سے ملے ہوئے القاب ہیں۔ آپ کی تاریخِ پیدائش میں مؤرخین کے مختلف اقوال ہیں، مشہور قول ۴ ہجری ہے۔ جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گود جب سبطِ رسول خوشبوئے نبوت سے مہکی تو آنحضرت رسولِ خدا ﷺ بنفس نفیس تشریف لائے، نومولود کو اپنے دستِ مبارک میں اُٹھایا، گھٹی دی، لعابِ دہن منہ میں ڈالا اور خوب صورت نام ’’حسین‘‘ رکھا۔ نیز رسول اکرم ﷺ نے آپ کے کان میں اذان دی اور ساتویں روز عقیقہ کیا۔ (مستدرک حاکم، رقم: ۴۸۲۷۔ المعجم الکبیر: ۹۲۶۔ ابن کثیر، ج: ۸، ص: ۱۶۰)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ’’خامس أهل الكساء‘‘ ہیں، یعنی ان پانچ مبارک شخصیات میں سے ہیں، جن کو آیتِ تطہیر اُترنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آیتِ تطہیر کے مصداق میں داخل اور شامل فرمایا۔ (اسد الغابہ، ج: ۱، ص: ۴۹۶)

مؤرخ ابن کثیرؒ تحریر فرماتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ کی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے، (باوجودیکہ اس وقت تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ صغیر السن تھے، مگر یہ جانثارانِ رسول قرابتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیوں کر لحاظ نہ کرتے؟) پھر آپؓ اپنے والد گرامی قدر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، ان کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی، مشاجرۂ جمل اور صفین میں بھی شرکت کی، والد ماجد کی بہت توقیر کرتے تھے، ان کی شہادت تک اطاعت گزاری کی، پھر مصالحتِ سیدنا حسن با سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کو بھی تسلیم کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان دونوں صاحبزادوں رضی اللہ عنہما کا خصوصی اکرام کرتے، انہیں خوش آمدید اور مرحبا کہتے، عطایا دیتے، دو لاکھ درہم تک ان کی خدمت میں پیش کرتے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہر سال وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُن کی خوب خدمت اور عزت کرتے۔ خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہونے والے غزوہ قسطنطنیہ میں بھی آپ شریک تھے۔‘‘

(البدایۃ والنہایۃ، ج:۸،ص:۱۶۲)

آپ کی ازواجِ طاہرات علیہن الرحمۃ والرضوان میں لیلیٰ، حباب، حرار اور غزالہ شامل ہیں۔ اولاد درج ذیل ہے: صاحبزادیوں میں سُکینہ، فاطمہ اور زینب۔ (سیر الصحابہؓ) بیٹوں میں: علی اکبر، علی اصغر، زید، ابراہیم، محمد، حمزہ، ابوبکر، جعفر، عمر، یزید۔ رحمہم اللہ اجمعین (تاریخ الائمہ،ص:۸۳)

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک اور دردناک واقعہ ۱۰ر محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ یزید کے دورِ جور و جفا میں پیش آیا۔

❸- حضرت محسن بن علی رضی اللہ عنہما

سیدنا حضرت محسن رضی اللہ عنہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں، آپ صحابیِ رسول، نواسۂ رسول اور باغِ نبوت کے مہکتے پھول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگرے اپنے تین بیٹوں کا نام ’’حرب‘‘ رکھتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل فرماکر بالترتیب حسن، حسین اور مُحسّن نام رکھا اور فرمایا کہ: میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادوں شبیر، شبر اور مشبر کے ناموں پر رکھے ہیں۔ (المستدرک علی الصحیحین، رقم:۴۷۷۳، اسد الغابہ، ج:۱،ص:۴۹۶) یہ بچپن میں وفات پاگئے تھے۔

❹- حضرت علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما

آپ کا اسم گرامی علی تھا۔ آپ حضرت ابو العاص لقیط بن ربیع رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی سیدہ زینب بنت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صاحبزادے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہما کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھائی تھے، قبیلہ بنی غاضرہ کی ایک عورت کا دودھ پیا تھا۔

رضاعت کی مدت پوری ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے حضرت علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما کو اپنے زیرِ کفالت لے لیا تھا، ان کے باپ ابوالعاص بن ربیع اس وقت مکہ میں مقیم تھے اور اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ابوالعاص بن ربیع جب غزوۂ بدر میں گرفتار ہوئے تو اس شرط پر رہا ہوئے کہ وہ اپنی بیوی کو مدینہ بھیج دیں گے، چنانچہ انہوں نے رہائی کے بعد زینبؓ بنت رسول اللہ (ﷺ) اور ان کے دونوں بچوں (علیؓ بن ابوالعاص اور امامہؓ بنت ابوالعاص) کو بھی ساتھ بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے کی تربیت اور پرورش خود فرمائی۔ (الاستیعاب)

رسول اللہ ﷺ فتحِ مکہ کے روز شان و شوکت اور جاہ و جلال کے ساتھ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے تو اپنے پیچھے اپنی سواری پر علی بن ابوالعاص رضی اللہ عنہما کو سوار کیا تھا، یوں آپؓ کو ردیفِ پیغمبر اور ہم رکابِ رسول (ﷺ) ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

علی بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں بلوغت کے قریب پہنچ کر وفات پائی۔ البتہ ابن عساکرؒ نے بعض اہلِ علم کا قول نقل کیا ہے کہ جنگِ یرموک کے موقع پر شہید ہوئے۔

5 - حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما

نواسۂ رسول سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے خلیفۂ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ انہی کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، بچپن میں چھ سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی نواسیاں

نبی کریم ﷺ کی تین نواسیاں ہیں:

1 - سیدہ زینب بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

یہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں، ان کا نکاح اپنے چچا زاد حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے ہوا، یہ اپنے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدانِ کربلا میں تھیں، تمام مصائب نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیے، ان کے بیٹے حضرت عدی رحمۃ اللہ علیہ بھی میدانِ کربلا میں شہید ہوئے۔

2 - سیدہ اُمِ کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

حضرت فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی لختِ جگر ہیں، نبی کریم ﷺ کی حیات میں پیدا ہوئیں۔

ان کا نکاح حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا، چالیس ہزار درہم حق مہر مقرر ہوا، اسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دامادِ علیؓ کہا جاتا ہے، ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو بچے ہوئے، زید اکبر اور رقیہ۔

سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید کا انتقال ایک وقت میں ہوا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ کی امامت کے لیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آگے کیا۔

❸ - سیدہ اُمامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابوالعاص لقیط بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے، ان کو کندھوں پر سوار کر کے نماز ادا فرماتے تھے، جب سجدہ کرتے تو اُتار دیتے، قیام میں پھر اُٹھا لیتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار بطور ہدیہ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے گھر والوں میں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگا، میں اسے یہ ہار دوں گا، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا خیال تھا کہ یہ ہار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آئے گا، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی نواسی سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر اپنے دستِ مبارک سے وہ ہار اُن کے گلے میں ڈال دیا۔ سیدہ امامہؓ کی آنکھ میں کچھ لگا ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا۔ نجاشی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں چاندی کی انگوٹھی بھیجی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت مغیرہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (الاصابہ، الاستیعاب)

یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت ہیں، اہلِ ایمان کی آنکھوں کے تارے، دل کا سرور، ایمان کا مرکز و محور، سفینۂ نجات، محبت کا مرجع ہیں، مودت و عقیدت ان سے واجب اور اتباع ان کی ضروری ہے، تعظیم و توقیر ناگزیر اور اکرام و احترام لازم ہے، یہ سب تسلیم و رضا اور صبر و استقلال کے کوہِ گراں تھے، ان کی زندگی کا مقصدِ وحید رضائے الٰہی کا حصول تھا۔ جینا اور مرنا فقط منشائے الٰہی کے مطابق و موافق تھا، حق کے لیے ڈٹ جانا اور باطل سے لڑ جانا ان کا وصفِ ممتاز تھا، وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ٹھہرے، نجات و ہدایت کی تمام راہیں انہی سے کھلتی ہیں اور انہی پر بند ہو جاتی ہیں۔

اسلامِ ما اطاعتِ خلفائے راشدینؓ
ایمانِ ما حُبِ آلِ محمدؐ است

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com